

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کمالات ومحاسن خیر الامم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم والذین امنوا اشد حبالہ صدق اللہ العظیم
وقال رسول اللہ ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ
وولده والناس اجمعین (بخاری ومسلم)

گزشتہ خطبات کے دوران مذکورہ آیت کریمہ اور حدیث مطہرہ کے بیان کے سلسلہ میں رب ذوالجلال اور نبی الرحمہ
سے محبت کی جتنی عقلی وجوہات کا ذکر ممکن ہو سکا ”مثبت نمونہ فروار“ کے طور پر عرض کر چکا ہوں کہ جن عقلی وزینی حقائق
کی وجہ سے کسی سے سب سے زیادہ محبت کی جاتی ہے وہ تمام وجوہات حق تعالیٰ میں بدرجہ اتم موجود اور حضور ﷺ کو جملہ
مخلوقات کے مقابلہ میں تمام صفات و کمالات و مکارم اخلاق سے اللہ نے نوازا تھا۔

محبت کے اسباب:

دنیا میں محبت کرنے کے لئے محبوب میں ہر کوئی اپنے اپنے پسند کو وجہ محبت قرار دیتا ہے۔ کوئی کسی کا گرویدہ
ہونے کے لئے محبوب کے حسن و جمال کو محبت کا سبب بیان کرتا ہے۔ بعض لوگوں کا میلان و رغبت قرابت داری کی وجہ
سے اور بیشتر لوگوں کا کسی سے محبت کرنے کا اہم سبب کمال ہوتا ہے۔ خواہ حلم و غلو کا کمال ہو، شجاعت و سخاوت، شفقت و
مہربانی، جلالت و عظمت علمی کا کمال ہو یہ تمام اسباب محبت خواہ طبعی ہوں یا عقلی، خالق کائنات میں بدرجہ کمال موجود
ہیں۔

جامع الکملات:

اور اسی مشفق و مہربان ذات نے جو اخلاق و صفات حمیدہ قرآن میں ذکر فرمائے ان سب صفات سے
حضور ﷺ کو مزین فرما کر ان کی مدح فرمائی۔

ارشاد گرامی ہے: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ:

ترجمہ: تم لوگوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کا قیام و نہایت ہی اچھا نمونہ رکھا گیا۔

عقلی و نقلی دلائل، عرف و رواج کے مطابق کمالات سے مالا مال، ستیوں سے محبت ہونا لازمی ہے۔ سب سے بالا و برتر

ذات باری تعالیٰ اور انکے بعد محسن انسانیت ﷺ کی ذات جامع الکملات ہوئی۔ اسی قاعدہ و اصول کے مطابق ان دونوں سے محبت بھی تمام مخلوقات سے زیادہ اور ان کی عظمت کا دل و جان سے معترف ہونے پر ہی ایمان کے بقاء کا دار و مدار ہے اگر محبت و عظمت ہے تو ایمان کے خلعتِ فاخرہ کا علمبردار اور مومن ہونے کے دعوے میں سچا و گرنہ خدا کے عذاب کے برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

محبت کے تقاضے:

اب تک کے بیان سے معلوم ہوا کہ کائنات میں سب سے زیادہ محبوب ترین ذات اللہ و رسول ہی ہیں جن کے ساتھ سچی اور مکمل محبت کجائے۔ اب دنیا میں جس سے فانی و عارضی محبت کی جاتی ہے اس کے ہر حکم کو بجالانا اپنے ایفاءئے محبت کی تکمیل کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ محبوب کی ہر ادا کو تحسین کی نظر سے دیکھ کر اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ معشوق کی جس چیز سے دور کی نسبت و تعلق ہو عاشق بھی اسے قدر و محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کے رنگ میں رنگ ہو جانے کو اپنے لئے باعث سعادت و عظمت سمجھ کر اس کے ناگوار حرکات کو بھی خوبصورتی کا جامہ پہنانے کی کوشش کرتا ہے۔ مجازی محبت کے راستے میں مشکل ترین مصائب و مشکلات اور معرکوں کو سر کرنا محبوب مشغول بن کر طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے۔ محبوب کے اشارہ آبرو پر ناممکن کام کو ممکن بنانے میں اپنی زندگی کو قربان کرنا اعزاز سمجھ کر تعمیلِ حکم میں مصروف ہو جاتا ہے۔

دنیا کو بقاء نہیں:

حالانکہ کیا یہ دنیا ہوگی اور کیا اس کی محبت؟ نہ اس دنیا کو بقاء ہے اور نہ یہاں کی مجازی محبتوں کو۔ فرمان الہی ہے کہ وما هذه الحیوة الدنیا الا لہو و لعب وان الدار الاخرة لہی الحیوان لو کانوا یعلمون (سورۃ العنکبوت)

ترجمہ: دنیا کی زندگی صرف کھیل و تماشہ ہے سچی و حقیقی زندگی صرف آخرت کی ہے اگر یہ لوگ جانتے۔

یعنی دنیا و سامان دنیا کو دوام نہیں۔ اس کو زائل و فانی ہوتا ہی ہے۔ جس طرح کھیل کود کا مزہ اور لذت چند لمحوں کا ہوتا ہے اسی طرح دنیا کی زندگی اس کی محبتیں اس کی عیش و عشرت فانی و عارضی ہے۔ حقیقی، دائمی و لازمی زندگی آخرت کی ہے جس کو دوام و ثبات حاصل ہے۔ دنیا و دنیا کے فانی مخلوق سے محبت یا تو مرنے سے پہلے ختم ہو جاتی ہے یا آنکھ بند ہوتے ہی اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا محبوب کا اپنے محبت سے تعلق بھی اپنے مقاصد کے حصول تک قائم رہتا ہے۔ مقصد براری کے بعد وہ بھی آنکھیں پھیر کر عاشق بے چارے کی ساری امیدیں خاک میں ملا دیتا ہے۔

اطاعت و محبت کی علامت:

دنیا میں رہتے ہوئے یہاں کی ہر شے کے محبت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت لازوال

باقی اور قائم و دائم رہنے والی ہے اس بے غرض و لالچ سے خالی محبت کے اثرات نہ صرف دنیوی زندگی بلکہ عالم آخرت میں نجات و فلاح کی صورت میں سعادت دارین کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ لیکن بلند مقام ہم کو تب ملے گا کہ اللہ و رسول کی محبت کا دعویٰ کے ساتھ ان کی اطاعت بھی ہو جیسے کہ دنیا کے فریفتگی کا میں نے مثال عرض کر دیا بیوی بچوں سے محبت ہے تو ان کی خوشنودی کے لئے دن رات ایک کر کے کسی تکلیف و آفت کی پرواہ کئے بغیر ان کی ہر خواہش کی تکمیل میں لگے رہتے ہیں۔ تو اللہ اور رسول سے محبت ہونے کے بعد اس کی نشانی یہ ہے کہ اطاعت بھی لازمی ہے۔

(محمد عربیؐ سے محبت اس لئے بھی جزو ایمان کہ جب اللہ ہمارا محبوب اور حضور اللہ کے محبوب تو محبوب کے ہر چیز کا محبوب ہونا محبت کا خاصہ لازمہ ہے) اگر آپؐ سے کامل محبت نہ ہوگی تو ایمان سے محرومی ہوگی اور ہر محبت کی پہچان اس کی نشانیوں سے ہوتی ہے حضور سے محبت کی نشانی یہ کہ اس کے طریقے پر عمل کیا جائے حضور نے بذات خود ارشاد فرمایا ہے۔

من احب سنتی احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة (ترمذی)
”جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔“

صدیقین کے ساتھ انجام:

آپؐ نے محبت کو بنیاد قرار دے کر فرمایا کہ مجھ سے محبت کرنا اس بات کی نشانی ہے کہ وہ بندہ میری اطاعت کر رہا ہے اور میری اطاعت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس بندہ خدا کو جنت میں میری رفاقت نصیب ہوگی۔ اصل چیز محبت ہے۔ محبت کی سچائی کی دلیل حضور کی اطاعت اور سنتوں کی تابعداری ہے۔ جب اطاعت اور تابعداری ہوگی تو محبت کی سچائی بھی ہے۔ اگر صرف محبت کا دعویٰ ہو اس کی ہدایات و فرمودات پر چلنا نہ ہو تو پھر صرف دعویٰ تو ہے حقیقت کچھ نہیں۔ آیت کریمہ وحدیث مبارکہ میں بندہ سے مطلوب یہی محبت ہے جس کی موجودگی میں اللہ و رسولؐ کی محبت خویش و اقارب، ماں باپ اور اولاد کی محبت سے زیادہ ہو کر یہی انسان صدیقین کے زمرے میں شامل ہو جاتا ہے۔

پروردگار کی شان کریمانہ: پھر مالک کون و مکان کی شان کریمانہ کو دیکھئے کہ اپنا اور دنیا کے مال و متاع اولاد وغیرہ سے محبت کو بالکل ممنوع قرار نہ فرمایا۔ یہ حکم نہ دیا کہ اولاد کی محبت کو دل سے نکال دو والدین و مال کی محبت بالکل ختم کر دو بیوی و اعزہ اقارب کے ساتھ حب کا رشتہ قائم نہ کرو کیونکہ یہ محبت طبعی ہوتی ہے انسان کے لفظ کا مادہ ہی ”انس“ ہے جس کے معنی محبت کے ہیں کسی نہ کسی چیز سے تو اسکی محبت ہوگی۔ شاعر نے ”انسان“ کے لفظ کے معنی کا خوب تعبیر اپنے اس شعر میں کیا ہے۔

گہی محبت کا معیار:

ہمارا مشاہدہ ہے کہ اس عالم کا کوئی فرد بھی محبت سے خالی نہیں پھرا اپنے اپنے پسند اور چوائس کی بات ہے۔
 للناس فیما یعشقون مذاہب۔ کسی کو ایسی شئی کی محبت لاحق ہو جاتی ہے جسے عرف عام یا شریعت میں محمود
 یعنی قابل تعریف سمجھا جاتا ہے۔ اور کوئی ایسے اشیاء کی محبت میں گرفتار ہے جسے مسلمانوں اور دین کی نظروں میں مذموم
 گردانا جاتا ہے۔ ایسی محبت جو احکام الہیہ و شریعت مطہرہ سے روگردانی کا ذریعہ بنے ایسی محبت سے اپنے آپ کو بچانا
 ضروری ہے۔ اور جو محبت اللہ و رسولؐ کے فرمودات کے راستے میں رکاوٹ نہ بنے وہ اس حد تک جائز کہ اللہ و رسولؐ کی
 محبت اس پر غالب ہو اور محبت کے ان دونوں جذبوں کا کسی مقام پر ٹکراؤ اور مقابلہ ہو تو مالک و خالق اور اس کے محبوبؐ
 کی محبت دوسری محبتوں پر چھا جائے۔ خطبہ کے ابتداء میں ذکر کردہ حدیث اور سورۃ توبہ قرآن میں نفی احب کی آئی
 ہے جس کے معنی سب سے زیادہ محبوب کے ہیں کہ اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک اسے اولاد گھربا مال اور
 تمام لوگوں کے مقابلہ میں اللہ اور رسولؐ سب سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ کسی اور چیز کے صرف محبوب بننے میں قباح
 نہیں اتنی محبت تو طبعی ہے۔ پھر اللہ و رسولؐ کی محبت پر جان نچھاور کرنے والے عظیم المرتبت صحابہ نے ایسی ایسی مثالیں
 قائم کیں جس کی بدولت وہ نفوس قدسہ دنیا میں بھی رضی اللہ عنہم و رضوانہ کا مصداق بنے اور آخرت میں بھی مرثدہ جنت
 سے نوازے گئے۔

ایک صحابیہ خاتون کی عظیم قربانی:
 آپ حضرات کو معلوم ہے معرکہ احد میں وقتی طور پر مسلمانوں کو تکالیف
 کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ سرور کونینؐ کے دندان مبارک کی شہادت اور رخسار مبارک کے زخمی ہونے کا حادثہ پیش آیا۔ یہی
 اطلاعات مدنیہ طیبہ غزوہ میں شریک مجاہدین کے اہل و عیال کو بھی پہونچ رہی تھیں اسی موقعہ پر ایک صحابیہ کے شوہر اور
 بھائی کے شہید ہونے کی اطلاع بھی آئی۔ خاتون صحابیہ میدان کارزار میں پہونچیں۔ اس نے شوہر اور بھائی کی شہادت
 کا سن کر فوراً پوچھا ”نبیؐ کیسے ہیں“ لوگوں نے حضورؐ کے بقید حیات ہونے کی خبر دی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہا کہ مجھے
 ان کے پاس لے جاؤ کہ خود اپنی آنکھوں سے زندہ و سلامت دیکھ لوں۔ اس کی نظر جب حضورؐ کے چہرہ اقدس پر پڑی تو
 دیکھتے ہی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ کل مصیب بعدک جلل۔ آپ کو صحیح و سلامت زندہ دیکھنے کے بعد ہر
 مصیبت آسان ہے، یہ ہے عظمت و محبت رسولؐ کا جذبہ کہ اس کے مقابلہ میں شوہر و بھائی کی پاکیزہ و خونی رشتوں و
 جذبوں کی حیثیت بھی ماند پڑ جاتی ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان سمجھنے والی عورتوں نے عشق رسولؐ کے دعویٰ میں سچائی
 جا ثاری اور اسلام کے خالص ہونے کے لئے ایسے واقعات مسلم دنیا کے لئے بطور نمونہ چھوڑے کہ امت مسلمہ کی تاریخ
 کو ان کا فراموش کرنا ناممکن ہے۔